3364 ـ بالوں کی کٹنگ کی اشکال

سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی شکل کیا تھی، اور حرام اشکال کون سی ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے وصف کے متعلق کئی ایك احادیث وارد ہیں اور ان میں کئی اوصاف بیان ہوئے ہیں:

1 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ تو بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قوم میں درمیانہ قد تھے، نہ تو طویل اور نہ ہی چھوٹے قد کے مالك تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ غلابی تھا، نہ تو بالکل چمکتا ہوا سفید تھا، اور نہ ہی شدید گندمی تھا، نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بالکل گھنگریالے تھے، اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی کا نزول ہوا تھا آپ کی عمر چالیس برس تھی .... "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3354) صحیح مسلم حدیث نمبر (2338).

امھق: شدید سفیدی کو کہتے ہیں.

آدم: شدید گندمی رنگ کو کہتے ہیں.

2 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کانوں کی لو تك پہنچ رہے ہوتے تھے.

براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ درمیانہ قد کے مالك تھے، اور آپ کی کمر مبارك سے اوپر کندھوں کا درمیانی حصہ چوڑا تھا،

آپ کے بال کانوں کی لو تك پہنچ رہے ہوتے، میں نے انہیں سرخ جوڑے میں دیکھا تو ان سے کوئی اور زیادہ چیز خوبصورت نہ دیکھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3358) صحیح مسلم حدیث نمبر (2337).

3 ـ اور بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں تك پہنچ جاتے تھے.

ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آدمی تھے جن کےبال نہ تو بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے، اور بال آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5565) صحیح مسلم حدیث نمبر (2337).

اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں کو چھو رہے ہوتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5563) صحیح مسلم حدیث نمبر (2338).

اور بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اس سے چھوٹے ہوتے، یہ سب حالات پر محمول ہے، اور ہر صحابی نے جو دیکھا وہی بیان کر دیا.

4 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے بالوں کو خضاب لگایا کرتے تھے.

عثمان بن عبد اللہ موھب بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے ایك بال نکالا جو کہ خضاب شدہ تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5558).

اور ایك روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

" مہندی اور کتم کے ساتھ رنگے ہوئے تھے "

مسند احمد حدیث نمبر (25328).

الكتم: ايك بوٹی ہے جس كو مہندی میں ملا كر بال رنگے جاتے ہیں، اور اس سے سیاہی اور سرخی كا درمیانہ رنگ بن جاتا ہے.

دیكھیں: عون المعبود حدیث نمبر (4205) كی شرح.

5 ـ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں كی مانگ نكالا كرتے تھے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان كرتے كہ:

" رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں كا سدل كیا كرتے تھے، اور مشرك اپنے سروں كی مانگ نكالا كرتے تھے، اور اہل كتاب اپنے سر كے بالوں كا سدل كیا كرتے، اور رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل كتاب كی موافقت كرنا پسند كرتے جب تك كہ اس میں كوئی حكم نہ دیا گیا ہوتا، اور پھر بعد میں رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر كے بالوں كی مانگ نكالنا شروع كر دی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3365) صحیح مسلم حدیث نمبر (2336).

حدیث میں وارد الفاظ كے معانی:

" السدل " بال پیشانی پر لٹكانا.

الفرق: سر كے درمیان سے بالوں كو ایك دوسرے علیحدہ یعنی دائیں بائیں كرنا.

علماء كرام نے اس حدیث پر بحث و تمحیث كی جس كا خلاصہ امام نووی كے درج ذیل قول میں ہے:

" حاصل یہ ہوا كہ: صحیح اور مختار یہ ہے كہ سدل اور فرق دونوں جائز ہیں، لیكن فرق یعنی مانگ نكالنا افضل ہے "

دیكھیں: شرح مسلم نووی (15 / 90).

6 ـ اور جب نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع كیا تو آپ نے اپنے سر كے بالوں كی تلبید كی ہوئی تھی.

اور تلبید یہ ہے كہ: بالوں كو كوئی جوڑنے والی (چپكانے والی) چیز لگا كر ایك دوسرے كے ساتھ چپكا دیا جائے، تا كہ بال اكٹھے رہیں اور گندے ہونے سے بچے رہیں اور انہیں دھونے كی ضرورت پیش نہ آئے، اس لیے كہ یہ احرام والے شخص كے لیے آسان ہے، خاص كر پہلے دور میں تو سفر وغیرہ كی صعوبتوں كی بنا پر احرام والے شخص كو پانی كی قلت اور گرد و غبار كا بہت زیادہ سامنا كرنا پڑتا تھا.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بال تلبید کیے ہوئے تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5570) صحیح مسلم حدیث نمبر (1184).

الاھلال: اونچی آواز سے تلبیہ کہنے کو کہتے ہیں.

7 ـ اور بعض اوقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کی کئی ایك چٹیا بنا لیا کرتے تھے، خاص کر سفر میں تا کہ گرد و غبار سے محفوظ رہ سکیں.

ام ھانئ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے سر کے بالوں کی چار چٹیا کی ہوئی تھیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1781) سنن ابو داود حدیث نمبر (4191) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3631).

اور ابن ماجہ میں تعنی: الضفائر کے لفظ ہیں. اور اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (10 / 360) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور بالوں کی حرام اشکال کئی ایك امور میں جمع ہیں، جو ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

1 ـ القزع:

یعنی سر کے کچھ بال مونڈنا اور کچھ رہنے دینا.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے القزع یعنی سر کے کچھ بال مونڈنے اور کچھ ترك کرنے سے منع فرمایا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5466) صحیح مسلم حدیث نمبر (3959).

حدیث کے ایك راوی نے القزع کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ: بچے کے سر کے کچھ بال مونڈ دینا اور کچھ نہ مونڈنا.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سر كےكچھ بال مونڈنا اور كچھ رہنے دينے كے كئى مرتبے ہيں:

سب سے شديد يہ ہے كہ سر كا درميان والا حصہ مونڈ ديا جائے اور اطراف كو نہ مونڈا جائے، جيسا كہ عيسائى پادرى كرتے ہيں.

اور اس سے محلق يہ قسم بھى ہے كہ سر كى اطراف اور جانب سے بال مونڈ ديے جائيں اور درميان كا حصہ رہنے ديا جائے، جيسا كہ بہت سارے بے وقوف اور اخلاق سے گرے ہوئے گندے لوگ كرتے ہيں.

اور اس سے ملحق يہ بھى ہے كہ سر كا اگلا حصہ مونڈ ديا جائے اور پچھلا حصہ رہنے ديا جائے.

يہ تينوں صورتيں القزع ميں شامل ہوتى ہيں جس سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے منع فرمايا ہے، اور بعض ايك دوسرے سے زيادہ قبيح ہيں "

ديكھيں: احكام اھل الذمۃ (3 / 1294).

2 ـ كفار يا فاسق قسم كے لوگوں سے مشابہت اختيار كرنا.

اس كى بہت سارى اشكال ہيں، كچھ تو القزع ميں داخل ہوتى ہيں مثلا ميرين كٹ اس طرح بال بنوانے جائز نہيں اس كے دو سبب ہيں، ايك تو يہ القزع ميں شامل ہوتا ہے، اور دوسرا كفار سے مشابہت ہوتى ہے، اور بعض شكليں ايسى ہيں جس ميں القزع تو نہيں ليكن اس ميں كفار سے مشابہت ضرور ہوتى ہے، اور يہ كفار كے ساتھ مخصوص ہيں، مثلا كچھ بال كھڑے ركھنے، اور باقى كو لٹكا دينا يا اس طرح كى اور اشكال.

چنانچہ جو بال كٹوانے كى اشكال كفار يا فاسق قسم كے افراد كے ساتھ مخصوص ہيں مسلمان شخص كے ليے اس طرح كے بال كٹوانے جائز نہيں، كيونكہ اس ميں مشابہت ہوتى ہے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس كسى نے بھى كسى قوم سے مشابہت اختيار كى تو وہ انہى ميں سے ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (4031) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح البارى (10 / 171) ميں اور شيخ الاسلام نے اقتضاء الصراط المستقيم صفحہ (82) ميں اس حديث كى سند كو جيد قرار ديا ہے.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اس حديث كى كم از كم حالت يہ ہے كہ كفار سے مشابہت كى بنا پر تحريم كا تقاضا كرتى ہے، اگرچہ اس حديث كا ظاہر كفار سے مشابہت اختيار كرنے والے كے كفر كا مقتضى ہے، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كے اس فرمان

میں ہے:

اور جو کوئی بھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی لگائیگا تو وہ انہي میں سے ہے .

دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (83).

اخلاق سے گرے ہوئے غلط قسم کےلوگوں سے مشابہت:

یہ وہ اشکال ہیں جو بعض بےوقوف اور سافل قسم کے لوگ اختیار کرتے ہیں، اور ہو سکتا ہے یہ بھی مندرجہ بالا مذکورہ اقسام میں داخل ہوں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (14051) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .